(خصوصی اشاعت برائے تربیتی کورس)

تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور

”وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد ﷺ) کو الھدیٰ (قرآن حکیم) اور دین حق (اسلام) کے ساتھ تا کہ غالب کر دے اس کو کل کے کل دین (یا تمام ادیان) پر“۔
(سورۃ التوبہ 33، الفتح 28، الصّف 9)

تنظیمِ اسلامی

نہ کوئی سیاسی جماعت ہے نہ مذہبی فرقہ بلکہ ایک

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اوّلاً پاکستان اور بالآخر پورے کرۂ ارضی پر دینِ حق
یعنی اسلام کے کامل نظامِ عدل وقسط کو غالب وقائم کرنا چاہتی ہے
جس سے سماجی، معاشی اور سیاسی سطح پر انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں گی

نوٹ: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے اس تحریر کے مطالعہ کی ویڈیو ریکارڈنگ کے بعد اس پر نظرِ ثانی فرمائی تھی۔ اس نظر ثانی کے نتیجہ میں کی جانے والی جزوی ترامیم کو عبارت کے درمیان قوسین میں شامل کر دیا گیا ہے۔ مطالعہ کے دوران حوالہ کے لیے بیان کی جانے والی آیات مع ترجمہ اور اشعار بھی آخری صفحات میں تحریر کر دیے گئے ہیں۔

سماجی سطح پر

(۱) کامل انسانی مساوات اور گہری اسلامی اُخوت قائم ہوگی اور نسل، رنگ، زبان، پیشے اور جنس کی بنیاد پر نہ کوئی اونچا رہے گا اور نہ کوئی نیچا، بلکہ عزت اور شرافت کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیز گاری ہوگا۔

(۲) پردہ یعنی ستر وحجاب کے شرعی احکام کے نفاذ سے خواتین کی نسوانیت[۱] اور عزت و وقار کو کامل تحفظ حاصل ہوگا اور اسلام کے ”حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں“[۲] خاندانی نظام (غیر مخلوط تصورِ معاشرت) کے تحت خواتین کو معاشی کفالت کی پوری ضمانت حاصل ہوگی تا کہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ آئندہ نسل کی تربیت کے فرائض بہترین طور پر انجام دے سکیں۔ البتہ ان کے حقوقِ ملکیت و وراثت کو مکمل تحفظ حاصل ہوگا اور (غیر مخلوط ماحول میں) تعلیم، صحت اور گھریلو صنعتوں کے میدان میں اُن کی قوتیں اور صلاحیتیں قومی سطح پر بھرپور بروئے کار[۳] آئیں گی۔

(۳) اسلامی حدود اور تعزیرات[۴] کے نفاذ سے بدامنی کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا اور قتل، چوری اور ڈاکے کے علاوہ زنا اور تہمتِ زنا کی بھی بیخ کنی[۵] ہوجائے گی۔

(۴) سماجی برائیوں جیسے رشوت، بے جا اسراف، نمود و نمائش پر دولت کا ضیاع[۶] اور شادی بیاہ کی ہندوانہ رسومات کا استیصال[۷] ہوجائے گا۔

(۵) مفت اور جلد انصاف مہیا ہوگا اور جھوٹی گواہی کا خاتمہ ہوجائے گا۔

(۶) تعلیم کے ضمن میں جدید اور قدیم، دینی اور دنیوی اور امراء و غرباء کی تقسیم ختم ہوجائے گی۔ سب کے لیے ایک ہی نظامِ تعلیم ہوگا جو کم از کم میٹرک تک مفت ہوگا۔

(۱) زنانہ پن (۲) عورت کی عزت کا محافظ اور مرد مجاہد پیدا کرنے والا (تفصیلی ترجمہ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کریں) (۳) استعمال میں آنا (۴) سزائیں (۵) جڑ سے اُکھاڑ پھینکنا (۶) ضائع ہونا (۷) مکمل خاتمہ

معاشی سطح پر

(۱) ریاست ہر شہری کی ناگزیر[۱] بنیادی ضروریات یعنی غذا، لباس، رہائش، تعلیم اور علاج کی کفالت کی ذمہ دار ہوگی اور اس کے لیے مسلمانوں سے زکوٰۃ و عُشر اور غیر مسلموں سے جزیہ[۲] کی وصولی کا نظام پوری طرح سے نافذ ہوگا۔

(۲) مزید برآں[۳] صدقاتِ نافلہ، انفاق فی سبیل اللہ اور قرضِ حسنہ (یعنی بلاسود قرضہ دینے) کا جذبہ پروان[۴] چڑھے گا۔

(۳) سود کی لعنت کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے گا اور جوا، سٹہ، لاٹری، دوطرفہ آڑھت اور خرید و فروخت کی جملہ حرام صورتوں کے کلّی انسداد سے سرمایہ داری کی جڑ کٹ جائے گی۔

(۴) شریعتِ اسلامی کی حدود کے اندر اندر انفرادی ملکیت اور آزاد معاشی جدوجہد کی فضا برقرار رہے گی اور اس ضمن میں صحت مند مقابلہ سے صنعت و تجارت کو فروغ[۵] اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

(۵) آجر و مستأجر یعنی مزدور اور کارخانہ دار کے درمیان اسلامی اخوت اور عدل و انصاف کے علاوہ قانونی سطح پر باہمی سودا کاری میں مزدور کو ریاست کی جانب سے کفالت کی ضمانت کا سہارا حاصل ہوگا۔

(۶) جاگیرداری کی لعنت کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا (جس سے زمینداری کی ساری بُرائیاں ختم ہوجائیں گی) خواہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے متفقہ فتویٰ پر عمل کے ذریعہ کہ مزارعت (اپنی اکثر صورتوں میں) حرام ہے خواہ حضرت عمرؓ کے اجتہاد (جو عراق کی مفتوحہ زمینوں کے ضمن میں انہوں نے اختیار کیا) پر مبنی فقہ حنفی کے اس فتویٰ پر عمل کے ذریعہ کہ جو علاقے کسی بھی وقت بزورِ شمشیر فتح ہوئے ہوں، ان کی اراضی انفرادی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ اسلامی ریاست کے بیت المال کی ملکیت ہوتی ہے۔

(۱) لازمی (۲) اسلامی حکومت میں غیر مسلموں سے لیا جانے والا ٹیکس
(۳) اس پر مزید (۴) بڑھنا (۵) ترقی

سیاسی سطح پر

(۱) حاکمیت مطلقہ[۱] صرف اللہ کی ہوگی۔ چنانچہ کوئی قانون سازی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے منافی نہیں کی جاسکے گی اور اعلیٰ عدالتوں کو مکمل اختیار ہوگا کہ قرآن وسنت کے منافی ہر قانون کو بلا استثنیٰ کالعدم[۲] قرار دے دیں۔

(۲) ریاست کے کامل شہری صرف مسلمان ہوں گے (چنانچہ کلیدی[۳] عہدوں پر صرف مسلمان فائز ہوسکیں گے) اور ان کے حقوقِ شہریت بالکل مساوی ہوں گے (تاہم ذمہ داریوں کے لئے اضافی شرائط ملحوظ رکھی جائیں گی) اور وہ اسلام کے اصولِ مشاورت کے مطابق باہمی مشورے سے ملک کے نظام کو چلائیں گے۔

(۳) قانون کی نگاہ میں سب برابر ہوں گے اور کوئی شخص حتیٰ کہ صدرِ ریاست (خلیفہ یا امیر یا وزیر اعظم) بھی قانون سے بالاتر نہ ہوگا۔

(۴) غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا پورا ذمہ لیا جائے گا اور انہیں کامل معاشی و مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کی اپنے مذہب کے مطابق تعلیم و تربیت کے حق دار ہوں گے۔ البتہ اُنہیں مسلمانوں میں تبلیغ کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

(۵) وحدانی یا فیڈرل یا کنفیڈرل نظامِ ریاست اور اسی طرح (اماراتی یا) صدارتی یا پارلیمانی طرزِ حکومت میں سے کسے اختیار کیا جائے، اس کا فیصلہ عوام کی کھلی رضامندی پر منحصر ہوگا۔ اس لیے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ دینی اعتبار سے لازمی ہے نہ حرام یا ناجائز۔

(۶) علاقائی یا نسلی یا قبائلی روایات میں سے جو شریعتِ اسلامی سے متصادم نہ ہوں انہیں پورا تحفظ حاصل ہوگا۔ اسی طرح علاقائی زبانوں کے حقوق کی حفاظت ہوگی البتہ سب سے زیادہ زور عربی زبان کی تعلیم و ترویج[۴] پر دیا جائے گا۔

الغرض پاکستان دورِ جدید کی بہترین اسلامی (شورائیت کے اصولوں پر مبنی) جمہوری اور فلاحی ریاست (اور "ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ"[۵] کا مصداق) بن جائے گا۔ اللہ ہمیں اس عظیم مقصد کے لیے تن من دھن لگانے کا عزمِ مصمّم[۶] کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۱) مکمل حاکمیت (۲) ختم (۳) اہم (۴) رواج دینا
(۵) پھر نبوت کے طریق پر خلاف آئے گی۔ (۶) پکا ارادہ

اسلامی انقلاب (یعنی قیامِ نظامِ خلافت)

کے لئے تنظیم اسلامی کے پیش نظر

طریق کار

یہ ہے کہ............ جو لوگ

اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح

کے حصول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہوں، وہ

(۱) سب سے پہلے خود پوری طرح مسلمان اور حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کے بندے بنیں اور اپنی ذات اور اپنے دائرہ اختیار میں شریعتِ اسلامی نافذ کریں اور اس کے لئے اپنے نفس کے خلاف بھی جہاد کریں اور بگڑے ہوئے ماحول سے بھی مردانہ وار[۱] کشمکش کریں اور دوسروں کو بھی مقدور بھر اس کی دعوت دیں۔

(۲) باہم دینی اخوت[۲] اور ایمانی محبت کے رشتوں میں بندھ کر آپس میں نہایت رحیم وشفیق جب کہ دینِ اسلام کے باغیوں اور مخالفوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

(۳) کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر ''جس کے عزم و ارادہ، اصابتِ رائے[۳] اور خلوص و اخلاص پر دل اور دماغ گواہی دے دیں'' ہجرت و جہاد اور سمع وطاعت فی المعروف[۴] کی بیعت کر کے ایک جماعتی نظم میں منسلک ہو جائیں۔

(۱) بہادری سے (۲) بھائی چارہ (۳) درست رائے (۴) شریعت کے دائرے کے اندر

اور اس طرح جو جماعتی قوت وجود میں آئے وہ

(الف) جب تک یہ قوت مناسب مقدار میں جمع نہ ہو جائے تن من دھن کے ساتھ

(۱) اسی دعوت وتربیت اور تنظیم کی توسیع اور مضبوطی کی کوشش میں لگے رہیں اور سب سے زیادہ توجہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی اصلاح اور تزکیہ[۱] پر مرکوز رکھیں۔

(۲) اس دوران تحریر وتقریر کے ذریعے بھلائی کی دعوت دیتے رہیں اور برے کاموں سے روکتے رہیں لیکن نہ ملکی انتخابات میں حصہ لیں اور نہ ہی کسی سیاسی ہنگامے میں فریق[۲] بنیں۔

(۳) اس پورے عرصے کے دوران نہ کسی طنز وتضحیک[۳] اور تمسخر واستہزاء سے بددل ہوں، نہ کسی جبر وتشدد اور ایذاء وابتلاء[۴] سے ہراساں ہوں بلکہ کامل صبر وتحمل سے کام لیں اور ہرگز کوئی جوابی کارروائی نہ کریں۔

(ب) اور جب مناسب قوت فراہم ہو جائے تو راست اقدام کے طور پر

(۱) نہی عن المنکر بالید یعنی قوت سے منکرات کے استیصال کے لیے کمر کس[۵] لیں۔

(۲) اس کے لیے جلسوں، جلوسوں، مظاہروں اور ناکہ بندیوں کی شکل میں اجتماعی قوت و ارادے کے اظہار کے تمام جدید ذرائع استعمال کریں، اس شرط کے ساتھ کہ یہ سب کچھ پُرامن ہو اور اس میں ان کی جانب سے کوئی تشدد[۶] نہ ہو۔

(۳) اور اگر ان پر تشدد کیا جائے تو پورے صبر ومصابرت اور ثبات واستقلال کا مظاہرہ کریں حتیٰ کہ اس راہ میں جان دے دینے کو سب سے بڑی کامیابی سمجھیں۔

تا آنکہ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا[۷] کے مصداق

یا حق کا بول بالا ہو جائے یا شہادت کی موت نصیب ہو جائے

(۱) نفس کو برائیوں سے پاک کرنا (۲) حصہ دار (۳) طعنہ اور ہنسی مذاق (۴) تکلیف اور آزمائش (۵) تیار ہونا (۶) زیادتی (۷) غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرامؓ کا رجزیہ شعر: ''ہم ہیں وہ جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جہاد کے لیے رہتے دم تک''

تنظیم اسلامی کے امیر

شجاع الدین شیخ

ہیں جن کے ہاتھ پر تنظیم اسلامی کے رفقاء نے

ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ اور سمع وطاعت فی المعروف کی بیعت کی ہے۔

ہجرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی رو سے ہجرت کا آغاز ترکِ معاصی (۱) سے ہو جاتا ہے، البتہ دل میں نیت رکھنی ضروری ہے کہ اگر کبھی غلبۂ دینِ حق کی جدوجہد میں ضروری ہوا تو اہل وعیال، گھر بار اور ملک ووطن سے بھی ہجرت اختیار کرلوں گا۔

جہاد اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اصل جہاد تو اپنے نفس سے کرنا ہوتا ہے، تاہم دین کی دعوت وتبلیغ اور غلبہ واقامت کی جدوجہد میں جان اور مال کھپانے کی جُملہ (۲) صورتیں جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہیں۔ البتہ دل میں یہ آرزو رکھنی ضروری ہے کہ اگر کبھی خالص اللہ کے دین کے لئے قتال (۳) کی نوبت آئے تو اس میں حصہ لوں اور اللہ کی راہ میں گردن کٹا کر شہادت کا رتبہ حاصل کرلوں۔

سمع وطاعت سے مراد ہے حکم سننا اور اس پر بے چون وچرا (۴) عمل کرنا، یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تو غیر مشروط ہے لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی بھی انسان کے لئے "فی المعروف" کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ یعنی یہ کہ اس کا حکم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی واضح اور صریح حکم کے خلاف نہ ہو، البتہ اس سے باہمی مشاورت کی نفی نہیں ہوتی جو [اسلامی تعلیمات کی رو سے] نہایت ضروری اور لازمی ہے۔

بیعت ایک معاہدہ ہے جس کی بہت سی قسمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سلف صالحین (۵) سے منقول وماثور ہیں۔ اس بیعتِ جہاد سے بیعتِ ارشاد وسلوک (۶) کی نفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ دونوں بیعتیں جدا جدا بھی ہوسکتی ہیں اور یکجا (۷) بھی۔

(۱) گناہوں کو چھوڑ دینا (۲) تمام (۳) جنگ (۴) کسی عذر کے بغیر (۵) گزرے ہوئے نیک لوگ
(۶) ذاتی اصلاح (۷) اکٹھی

متعلقہ آیاتِ قرآنیہ

1- ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًاۢ بِالْقِسْطِ﴾
"اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اسکے سوا کوئی حاکم نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی گواہ ہیں کہ وہ عدل و قسط کو قائم کرنے والا ہے"۔ (آل عمران:18)

2- ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾
"بے شک ہم بھیجتے رہے ہیں اپنے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ اور نازل کرتے رہے ہیں ان کے ساتھ کتاب اور میزان تاکہ لوگ عدل پر قائم ہوں"۔ (الحدید:25)

3- ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۤءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ﴾
"اے ایمان والو! ہوجاؤ عدل وقسط کو قائم کرنے والے اللہ کے گواہ بن کر۔ خواہ وہ تمہارے یا تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہو"۔ (النساء:135)

4- ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۤءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫﴾
"اے ایمان والو! ہو جاؤ کھڑے ہونے والے اللہ کے لئے عدل وقسط کے گواہ بن کر اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس سے نہ روکے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"۔ (المائدہ:8)

5- ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾
"بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اُن لوگوں کو جو انہیں عدل وقسط کا حکم دیتے ہیں تو ان کو عذابِ الیم کی بشارت دے دیجئے"۔ (آل عمران:21)

6- ﴿قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ﴾
"فرما دیجئے میرے رب نے مجھے عدل وقسط کا حکم دیا ہے"۔ (الاعراف:29)

7- ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾
''اور اگر آپؐ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو فیصلہ کیجئے عدل کے ساتھ۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔(المائدۃ:42)

8- ﴿وَإِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَإِنْ
بَغَتْ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ ج
فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوْا ط إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ﴾
''اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرادو۔ پھر اگر ان میں سے ایک زیادتی کرے دوسری پر تو سب کے سب مل کر لڑو اس سے جو کہ زیادتی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ لوٹ آئے تو پھر ان کے درمیان صلح کراؤ لیکن عدل اور قسط کے ساتھ۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔(الحجرات:9)

9- ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ط إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾
''اے انسانو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں کنبے اور قبیلے بنا دیا ہے تا کہ آپس میں پہچان کرسکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے''۔(الحجرات:13)

10- ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾
''اے لوگو! اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے پھیلا دیے (زمین میں) کثیر مرد اور عورتیں، اور تقویٰ اختیار کرو اُس اللہ کا جس کا تم ایک دوسرے کو واسطہ دیتے ہو، اور رحمی

رشتوں کا لحاظ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے''۔(النساء:1)

11- ﴿كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْأَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾
''تا کہ دولت تمہارے خوشحال لوگوں کے اندر ہی گردش نہ کرتی رہے''۔(الحشر:7)

12- ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾
''حکم دینے کا اختیار صرف اللہ کو ہے''۔(یوسف:40)

13- ﴿وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ أَحَدًا﴾
''اور وہ اپنے اختیار میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔(الکھف:26)

14- ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ﴾
''اور کوئی اُس کا شریک نہیں ہے بادشاہت میں''۔(بنی اسرائیل:111)

15- ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ج
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾
''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنے میں سے اولو الامر کی بھی (اطاعت کرو) پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے ہو جائے تو اسے لوٹا دو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف''۔(النساء:59)

16- ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾
''یقیناً اللہ تعالیٰ نے خرید لی ہیں اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور مال بھی اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ وہ جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہے سچا، تورات، انجیل اور قرآن میں۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو وفا کرنے والا کون ہے؟ پس خوشیاں مناؤ اپنی اس بیع پر جس کا سودا تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہی ہے بڑی کامیابی''۔(التوبہ:111)

17- ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ ج﴾

’’بے شک جن لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی بے شک انہوں نے تو اللہ سے بیعت کی، اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر‘‘۔(الفتح: 10)

18- ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾
’’البتہ یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا ایمان والوں سے جب وہ (اے نبی ﷺ) آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے‘‘(الفتح: 18)

متعلقہ احادیث

★ ((عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ عَلَى آخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ))
(مسند أحمد مسند المكثرين من الصحابة مسند أبي سعيد الخدري)
حضرت ابو سعید خدری ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ’’مومن اور ایمان کی مثال ایسے ہے جیسے گھوڑا اپنے کھونٹے کے ارد گرد گھومتا ہے پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہے۔‘‘

★ ((عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ! ((أَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ وَاللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) (مسند الإمام أحمد بن حنبل)
سیدنا حارث الاشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اور اللہ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے، جماعت کا، اور سننے اور اطاعت کا اور ہجرت کا اور جہاد فی سبیل اللہ کا‘‘۔

★ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ))
عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول ﷺ! ہجرت کونسی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’’تم چھوڑ دو جو کہ خداوند قدوس کے نزدیک برا ہے۔‘‘

★ ((عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ((أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُجَاهِدَ

الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَهَوَاهُ)) (جامع الصغير لسيوطى)
حضرت ابو ذر غفاری ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا جہاد افضل ہے۔فرمایا ’’کہ آدمی اپنے نفس اور خواہش کے خلاف جہاد کرے‘‘

((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ))
(صحيح البخاري كتاب التمني. باب مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ)
حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر، زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔‘‘

☆ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ((وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)) (صحیح مسلم)
حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ’’جو مرا اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا قلادہ نہ تھا وہ جاہلیت کی موت مرا۔‘‘

★ ((عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ ((بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ)) (بخاری) (فی روایة مسلم) إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ
’’حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سننے کی اور ماننے کی تنگی اور آسانی میں۔طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو اور یہ کہ ہم نہیں جھگڑیں گے صاحب اختیار سے اور یہ کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں بھی ہوں، اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے‘‘۔

مسلم کی روایت میں اضافہ ہے۔’’سوائے اس کے کہ تم دیکھو کھلم کھلا کفر جس کی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہو‘‘۔

متعلقہ اشعار

ے گُلُّ مُؤمِنٍ اخوۃٌ اندر دِلش — حرّیتِ سرمایۂ آب و گِلش

بندۂ مومن کے دل میں یہ حقیقت رچی بسی ہوئی ہے کہ ’’تمام اہلِ ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں‘‘۔اس کی تخلیق جس گارے سے ہوئی ہے اس میں جذبۂ حریت سرایت کیے ہوئے ہے۔

ے ناشکیب از امتیازات آمدہ — در نہادِ او مساوات آمدہ

وہ ذات پات کے امتیازات سے مضطرب ہے۔مساوات کا تصور تو اُس کی سرشت میں شامل ہے۔

ے بتول باش پنہاں شو ازیں عصر — در آغوشِ تو شبیرے بگیری

فاطمہؓ بن جا اور زمانہ کی نگاہوں سے چھپ جا تا کہ تیری گود میں حضرت حسینؓ جیسا بچہ پرورش پائے۔

ے عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے یہ خوف — ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
الحذر آئینِ پیغمبر سے سوبار الحذر — حافظِ ناموسِ زن۔مرد آزما۔مرد آفریں

(ابلیسِ لعین کہتا ہے:) پناہ! نبی اکرم ﷺ کے دیے ہوئے دستور سے سو بار پناہ۔ مرد خواتین کے ناموس اور عفت وحیا کا محافظ ہے۔مردوں کو آزمائش کے میدان میں اتارتا ہے اور اپنی مردانہ ذمہ داریاں ادا کرنے والے مردوں کی تحسین وحوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ے کس نہ باشد در جہاں محتاجِ کس — نکتہ ایں شرع مبین است و بس

دنیا میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔اسلام کی واضح شریعت کا مقصود یہی ہے۔

ے جو حرف قُلِ العَفْوَ میں پوشیدہ تھی اب تک — شاید کہ اِس دور میں وہ حقیقت ہو نمودار

ے از ربا جان تیرہ دل خشت و سنگ — آدمی درندہ بے دندان و چنگ

سود سے دل سیاہ اور پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔آدمی بغیر پنجہ اور دانتوں کے بھیڑیا

بن جاتا ہے۔

ے خدا آں مِلّتے را سروری داد — کہ تقدیرش بدستِ خویش بنوشت
بہ آں قومے سروکارے ندارد — کہ دہقانش برائے دیگراں کشت

اللہ تعالیٰ اس قوم کو قیادت دیتا ہے جو اپنی تقدیر اپنے ہاتھ سے لکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ کو اس قوم سے کوئی سروکار نہیں جس کا کسان دوسروں کے لیے کھیتی کرتا ہے۔

ے سروری زیبا فقط اُس ذات بے ہمتا کو ہے — حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

ے ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بُو — زانکہ از خاکش بروید آرزو!
یا زنورِ مصطفیٰ او را بہاست — یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است!

دنیا میں خوبصورتی اور خوبیوں کے جو مظاہر بھی تمہیں نظر آتے ہیں۔وہ اُن ہی کی خاک سے پھوٹنے والی آرزو کی وجہ سے ہیں۔وہ یا تو نبی اکرم ﷺ سے ملنے والی رہنمائی کا نتیجہ ہیں ۔ یا ابھی نبی اکرم ﷺ کی عطا کردہ رہنمائی میں اپنی تکمیل کی تلاش میں ہے۔

ے بانشۂ درویشی در ساز و دمادم زن — چوں پختہ شوی خود را بر سلطنتِ جم زن

پہلے درویشی اختیار کرو اور اپنا کام کرتے رہو۔جب پختہ ہو کر تیار ہو جاؤ تو اپنے آپ کو سلطنتِ جم کے ساتھ ٹکرا دو۔

ے نفسِ ماہم کم تر از فرعون نیست — لیک او را عون ایں را عون نیست

ہمارا نفس فرعون سے کم نہیں ہے۔لیکن اُس کے پاس لشکر تھا (لہٰذا اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا) جبکہ ہمارے نفس کے پاس لشکر نہیں ہے۔

ے نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ے ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی — دے تو بھی محمدؐ کی صداقت کی گواہی

☆—☆—☆

قراردادِ تاسیس

’’آج ہم اللہ کا نام لے کر ایک ایسی اسلامی تنظیم کے قیام کا فیصلہ کرتے ہیں جو دین کی جانب سے عائد کردہ جُملہ انفرادی و اجتماعی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ[۱] ہونے میں ہماری ممدومعاون[۲] ہو۔

ہمارے نزدیک دین کا اصل مخاطَب فرد ہے۔ اُسی کی اخلاقی و روحانی تکمیل اور فلاح ونجات‘ دین کا اصل موضوع ہے‘ اور پیش نظر اِجتماعیت اصلاً اسی لیے مطلوب ہے کہ وہ فرد کو اس کے نصب العین یعنی رضائے الٰہی کے حصول میں مدد دے۔

لہٰذا پیش نظر اِجتماعیت کی نوعیت ایسی ہونی چاہیے کہ اُس میں فرد کی دینی اور اخلاقی تربیت کا کماحقہٗ لحاظ رکھا جائے اور اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے کہ اس کے تمام شرکاء کے دینی جذبات کو جِلا[۳] حاصل ہو‘ ان کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے‘ ان کے عقائد کی تصحیح وتطہیر[۴] ہو‘ عبادات اور اتباعِ سنت سے اُن کا شغف[۵] اور ذوق وشوق بڑھتا چلا جائے‘ عملی زندگی میں حلال وحرام کے بارے میں اُن کی حس تیز تر اور اُن کا عمل زیادہ سے زیادہ مبنی برتقویٰ ہوتا چلا جائے اور دین کی دعوت واشاعت اور اس کی نصرت واقامت کے لیے اُن کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے۔ اِن تمام اُمور کے لیے ذہنی اور علمی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عملی تربیت اور تاثیرِ صحبت[۶] کے اہتمام کی جانب خصوصی توجہ ناگزیر ہے۔

(۱) انجام دینا (۲) مددگار (۳) اضافہ (۴) درست اور پاکیزہ بنانا
(۵) شوق (۶) مجلس کی تاثیر

دعوتِ دین کے ضمن میں ہمارے نزدیک ’’اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ‘‘[۱] کی روح اور ’’اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ‘‘[۲] کی تدریج[۳] ضروری ہے۔ لہٰذا دعوت و اصلاح کے عمل کو فرد سے اوّلاً کنبہ اور خاندان اور پھر تدریجاً ماحول کی جانب بڑھانا چاہیے۔ اس ضمن میں نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام ناگزیر ہے۔

عامۃُ النّاس کو دین کی دعوت وتبلیغ کی جو ذمہ داری اُمت مسلمہ پر بحیثیت مجموعی عائد ہوتی ہے‘ اس کے ضمن میں ہمارے نزدیک اہم ترین کام یہ ہے کہ جاہلیت قدیمہ[۴] کے باطل عقائد و رسوم اور دورِ جدید کے گمراہ کن افکار ونظریات کا مدلّل ابطال[۵] کیا جائے اور حیاتِ انسانی کے مختلف پہلوؤں کے لیے کتاب و سنت کی ہدایت و رہنمائی کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے‘ تاکہ ان کی اصلی حکمت اور عقلی قدر و قیمت واضح ہو اور وہ شبہات وشکوک رفع[۶] ہوں جو اِس دَور کے لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہیں۔‘‘

☆☆☆

نام کتاب .... ’’تنظیم اسلامی کا تعارف اور اسلام کا انقلابی منشور‘‘
طبع اول (1989ء) تا طبع چہارم (2015ء و2017ء) 7000
طبع پنجم (فروری 2021ء) 5000
طبع ششم (اگست 2024ء) 3300
ناشر .... شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
مقامِ اشاعت دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی ملتان روڈ چوہنگ، لاہور
مطبع .... دارلناشر پرنٹنگ پریس، لاہور
ہدیہ/ انفاق ....14 روپے

(۱) دین خیر خواہی کا نام ہے (۲) جو جتنا قریب ہے وہ اتنا ہی زیادہ حقدار ہے (۳) ترتیب
(۴) قبل از اسلام کی جاہلیت، شرک اور شفاعتِ باطلہ (۵) دلیل کے ساتھ رَدّ کرنا (۶) دور